53

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

مسیح موعود نمبر

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

| | | |
|---|---|---|
| جلد ۶۴/۲۹ | ۶ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ؛ ۲۰ امان ۱۳۵۴ ہش ؛ ۲۰ مارچ ۱۹۷۵ء | نمبر ۶۴ |

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آسمانی آواز

(منظوم کلام حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

آسماں پر دعوتِ حق کے لئے اِک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آ رہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں مِلّت کے ہے کوئی گُلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِیْحُ جَآءَ الْمَسِیْحُ
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

اب اِسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار

اِک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
مورخہ ۲۰؍ماہ امان ۱۳۵۵ھش

# اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم دائم لہلہاتی ہوئی شاداب کھیتی

امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۸۶ سال قبل ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء کو خدا تعالیٰ کے منشاء اور اس کے اذن کے ماتحت سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا اور اس طرح اسلام کو روئے زمین پر پوری قوت و شان کے ساتھ غالب کرنے اور اُسے ہر خطۂ زمین میں حکمران بنانے کی غرض سے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ اس لحاظ سے اِس دن اور اِس تاریخ کو تاریخِ اسلام ہی نہیں تاریخِ عالم میں بے انداز اہمیت حاصل ہے۔

اِس دن اور اِس تاریخ کی اہمیت کے پیشِ نظر ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اُس غرض اور مقصد کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھیں جس کے تحت اللہ تعالیٰ نے انیسویں صدی عیسوی کے اواخر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود کی حیثیت سے مبعوث فرمایا اور آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دے کر سلسلۂ احمدیہ کی بنیادی اینٹ خود اپنے ہاتھ سے رکھی۔ وہ غرض اور وہ مقصد یہی ہے کہ دینِ اسلام کو اس کے صدیوں پرانے زوال و اضمحلال کے بعد کُل ادیان پر غالب کر کے دکھایا جائے۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ وہ اسلام کو کُل ملتوں پر غالب کرے۔ اُس نے مجھے اسی مطلب کے لئے بھیجا ہے اور اسی طرح بھیجا ہے جس طرح پہلے مامور آتے رہے۔" (الحکم ۳۱؍جنوری ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۶۲)

(۲) "اب خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے پاک اور درخشندہ چہرہ سے یہ سب گرد و غبار دُور کرنے اور اس کی خوبیوں اور حُسن و جمال سے دُنیا کو اطلاع بخشے۔ چنانچہ اسی غرض اور مقصد کے لئے اس وقت جبکہ اسلام دشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا بے کس اور یتیم بچے کی طرح ہو رہا تھا اس نے اپنا یہ سلسلہ قائم کیا اور مجھے بھیجا ہے تا میں عملی سچائیوں اور زندہ نشانات کے ساتھ اسلام کو غالب کروں۔" (الحکم ۳۰؍اپریل ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۷)

(۳) "ہم مسلمان ہیں اور اُمتِ محمدی ہیں اور ہمارے نزدیک نئی نماز بنانی یا قبلہ سے روگردانی کفر ہے۔ کُل احکام پیغمبری کو ہم مانتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنا بھی بدذاتی ہے اور ہمارا دعویٰ قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت ہے۔ اتباعِ نبوی سے الگ ہو کر ہم نے کوئی کلمہ یا نماز یا حج یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی۔ ہمارا کام یہ ہے کہ اِس دین (یعنی دینِ اسلام) کی خدمت کریں اور اس کو کُل مذاہب پر غالب کر کے دکھا دیں۔"

(البدر ۸؍ستمبر ۱۹۰۴ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ ارشادات اِس حقیقت کے آئینہ دار ہیں کہ آپ رُوئے زمین کے تمام انسانوں کو دینِ واحد پر جمع کر کے اور ان کی زندگیوں میں پاک تبدیلی رونما کر کے اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں اور یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے آج سے ۸۶ سال قبل ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء کے مبارک دن کی مبارک ساعتوں میں آپ کو سلسلۂ بیعت کا آغاز کرنے اور جماعتِ احمدیہ کے نام سے پاکباز انسانوں کی ایک جماعت قائم کرنے کا حکم دیا۔ پس ۲۳؍مارچ کی تاریخ محض اس لئے ہی ایک یادگار تاریخ نہیں ہے کہ اس روز سلسلۂ بیعت کا آغاز ہوا اور جماعتِ احمدیہ معرضِ وجود میں آئی بلکہ اس کا یادگار ہونا اس مقصد کے پیشِ نظر ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دُنیا میں مبعوث فرمایا اور وہ ہے غلبۂ اسلام کے ذریعہ ایک عظیم الشان رُوحانی انقلاب ایسا انقلاب جو کرۂ ارض کی سرے سے کایا ہی پلٹ دے اور تاریخِ عالم کے دھارے کو یکسر موڑ کر رکھ دے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام جیسا کہ آپ نے اپنی تصانیف میں بار بار واضح فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے غلبۂ اسلام اور اس کے ذریعہ ایک نئے عالمگیر روحانی انقلاب کی تخم ریزی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپ نے اس مقصد کو اس شان سے پُورا کر دکھایا کہ اپنے اور بیگانے سب عش عش کر اُٹھے حتیٰ کہ جب اسلام کو دلائل و براہین اور بارش کی طرح برسنے اور ظاہر ہونے والے آسمانی نشانوں کی رُو سے علمی اور عقلی اور عملی لحاظ سے کُل ادیان پر غالب کر دکھانے کے بعد آپ نے اِس جہانِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت فرمائی تو اخبار "وکیل" امرتسر نے جس کے ایڈیٹر اُس وقت مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم تھے آپ کو ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا کر دکھانے پر نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اخبار مذکور نے ایک طویل شذرہ شائع کیا اور اس میں لکھا:۔

"وہ شخص، بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو، وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا، جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی، جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں، وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ ہستی کو بیدار کرتا رہا ـــــ خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اِس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور مٹانے کے لئے اُسے امتدادِ زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دُنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظرِ عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب کر کے دکھلا جاتے ہیں۔" (اخبار "وکیل" امرتسر بحوالہ تاثراتِ قادیان صفحہ ۱۴)

وہ عظیم روحانی انقلاب جس کی تخم ریزی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل کی حیثیت سے خود آنحضورؐ کی پیشگوئیوں اور بشارات کے مطابق عین وقت پر مبعوث ہو کر فرمائی تھی اُس وقت سے مسلسل وسعت پذیر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مشرق اور مغرب کے وسیع علاقے ایک ایک کر کے اس کی زد میں آتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ جماعت جس کی بنیاد آج سے ۸۶ سال قبل ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء کو رکھی گئی تھی اس کی شاخیں یورپ، امریکہ، افریقہ، مشرقِ وسطی، برما، سیلون، ملایا، بورنیو، انڈونیشیا، جاپان، جزائر فیجی اور جنوبی امریکہ کے متعدد ممالک میں قائم ہو چکی ہیں۔ مختلف قوموں، نسلوں، ملکوں اور قبل ازیں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ایک کروڑ انسان اب تک اس میں داخل ہو چکے ہیں۔ وہ تخم ریزی جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے ہوئی تھی اب بحمداللہ تعالیٰ مشرق و مغرب میں ایک لہلہاتی ہوئی سرسبز و شاداب کھیتی کی شکل اختیار کر کے کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ کی مصداق ثابت ہوتی چلی آ رہی ہے۔ جہاں مشرق و مغرب میں بسنے والے دردمند مسلمان غلبۂ اسلام کی آئینہ دار اس سرسبز و شاداب کھیتی پر خوش ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لا رہے ہیں وہاں دنیا بھر میں چھائے ہوئے عیسائی مشن اس کی ترقی پذیر و عالمگیر سرسبزی و شادابی پر اندر ہی اندر بل بھر رہے ہیں اور کفِ افسوس مل مل کر برملا اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ دنیا کا آئندہ مذہب عیسائیت نہیں بلکہ اسلام ہو گا۔ اس کا اظہار کرنے والوں میں بڑے بڑے لاٹ پادری، مستشرق، مؤرخ اور دانشور شامل ہیں۔ ان کی کتابیں اِس اظہار و اعتراف سے بھری پڑی ہیں۔

اِس لہلہاتی ہوئی کھیتی کی سرسبزی و شادابی بڑھتی اور پھیلتی ہی چلی جائے گی، یہاں تک کہ یہ پُورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائے گی اور دُنیا بچشمِ خود دیکھ لے گی اور گواہی دے گی کہ وہ جو اسلام کی نصرت کے لئے عین وقت پر خدا کی طرف سے آیا تھا اُس نے سچ کہا تھا کہ:۔

"اے تمام لوگو! سُن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اِس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا ....... (اُس وقت) دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا (یعنی اسلام) اور ایک ہی پیشوا (یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم)۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴، ۶۵ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

---

زکوٰۃ کی ادائیگی تزکیۂ نفوس کرتی اور اموال کو بڑھاتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

# دارالنجات میں داخل ہونے کیلئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے

## میں اسلئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں

## مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا

(۱) "یہ عاجز تو محض اسی غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دُنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔" (حجۃ الاسلام صـ۱۲، صـ۱۳)

(۲) "مَیں اِس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دُنیا اور دُنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اُس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دُنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اِسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے سو مَیں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو سو یہی افعال میرے وجود کی علتِ غائی ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا سو مَیں ان ہی باتوں کا مجدد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں۔" (کتاب البریہ صـ۲۹۳، صـ۲۹۴)

(۳) "وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دُنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اَب نابُود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر لاہور صـ۴۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احیاءِ اسلام

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ بلاد عربیہ و مغربی افریقہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن شریف کو خدا تعالیٰ کی ایک زندہ کتاب اور اسے لانے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ صاحب فیض نبی کے طور پر پیش کیا جس کی پیروی اور اتباع سے وہی خدا ملتا ہے جو زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے اور اپنے بندوں سے اسی طرح بولتا اور پیار اور محبت کا سلوک کرتا ہے جس طرح پہلے زمانوں میں کرتا رہا ہے اور اس غرض کے لئے آپ نے ساری دنیا میں اُردو، فارسی، عربی اور انگریزی زبانوں میں ہزار ہا روپیہ انعامات کے وعدہ کے ساتھ اشتہارات اور رسائل شائع فرمائے اور دنیا کے سب بادشاہوں ان کے وزراء اور رؤساء، مذاہب کے نام رجسٹری کرا کے ارسال فرمائے اور ملکہ وکٹوریا کو اسلام لانے اور مسلمانان ہند کا خاص خیال رکھنے کی تحریک کی۔

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ گیارھویں صدی ہجری سے اسلام اور مسلمانوں کا تنزل شروع ہوا اور تیرھویں صدی ہجری کے آخر تک یہ تنزل اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ امتِ محمدیہ کا سوادِ اعظم ہندوستان میں پایا جاتا تھا۔ (عرب ممالک کی مجموعی آبادی، ہندوستانی مسلمانوں کی تعداد سے نصف تھی) اور یہ سوادِ اعظم بھی مغلوب و مقہور اور بے دست و پا ہو چکا تھا۔

شمالی ہند میں سکھوں نے مسلمانوں کو اذان تک دینے سے روک دیا تھا جنوبی ہندوستان میں مرہٹوں نے مسلمانوں کا ناک میں دم کر دیا تھا۔ اور بنگالی مسلمانوں پر ہندوؤں کا تسلط تھا۔ وسطی ہندوستان میں مسلمانوں کا صرف نام ہی نام تھا۔ آخر انگریز سات ہزار میل دور سے آئے اور ہندوستان پر قابض و مسلط ہو گئے اور صلیب کا جھنڈا بلند کر دیا وہ انجیل کے منادی بھی ساتھ لے آئے۔

عرب ممالک سلطنت عثمانیہ میں شامل تھے اور عربی زبان کی جگہ ترکی سرکاری زبان تھی۔ مصر پر فرانسیسیوں اور پھر انگریزوں کا قبضہ ہو چکا تھا۔ شمالی و مغربی افریقہ سب سے پہلے یورپین اقوام کے حصہ میں آ چکے تھے۔

جمعہ کی نماز بھی اکثر ممالک میں مفقود ہو چکی تھی۔ کیونکہ اکثر علماء کے نزدیک جہاں اسلامی حکومت نہ ہو۔ وہاں نماز جمعہ فرض ہی نہیں اور عورتوں و بچوں اور ملازموں پر تو پہلے ہی نماز جمعہ فرض نہ تھی۔ الغرض اسلام سے

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

کا مصداق ہو گیا تھا۔

ایسے حالات میں تیرھویں صدی کے عین وسط (سنہ ۱۲۵۰ھ) میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیدائش ملک پنجاب میں ہوئی جب آپ روحانی بلوغت کی عمر (چالیس سال) کو پہنچے اس وقت تیرھویں صدی ختم ہو رہی تھی اور چودھویں کے شروع میں آپ نے اعلان فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو زندہ کرنے اور اس کی حکومت کو قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

"یُحْیِی الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ"

آپ کے ظاہر ہونے سے قبل جو اور مسلمانوں کے تنزل کے اسباب تھے ان میں سے بعض اہم اسباب یہ تھے:۔

۱۔ باہمی خانہ جنگی و جدال و قتال
۲۔ ایک ہزار سالہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے غفلت اور اس کی عبادت اور ذکر سے اعراض
۳۔ قرآن شریف سے بے رغبتی اور اسکی تاثیرات اور قوت قدسیہ کا انکار اور اس کی وجہ سے غیر مسلموں کو اس کی طرف دعوت دینے کی عدم ضرورت۔
۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (طور و طریقِ زندگی) سے انحراف
۵۔ اپنے اوپر مسلط حکومتوں کا غیر معمولی ڈر اور خوف۔
۶۔ اپنی حالت پر کلی قناعت یعنی جس حال میں ہیں وہی درست اور غنیمت ہے۔
۷۔ اپنی اصلاح اور ترقی کے لئے محض اسلئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنا کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام فرشتوں کے ساتھ آسمان سے اتریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام زمین سے ظاہر ہو کر کافروں کو قتل کر دینگے یہاں تک کہ کوئی غریب صدقہ کو قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ وہ اس خیال میں مگن تھے کہ کام تو خدا نے خود کرنا ہے ہمیں کیا ضرورت ہے کہ دوڑ دھوپ کریں۔

آپ نے ان اسباب کو دیکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کیا اور اسلام کی زندگی کے لئے رات اور دن ایک کر دیا آپ کی اس زمانہ کی دعاؤں میں سے ایک دعا وہ ہے جو خانہ کعبہ میں کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق آسمان سے فرمایا:۔

دلم بلرزد چو یاد آورم
مناجات شوریدہ اندر حرم

اور ایک دعا یہ ہے:۔

"رَبِّ اَحْیِ الْاِسْلَامَ بِجُهْدِیْ وَهِمَّتِیْ وَدُعَائِیْ وَکَلَامِیْ وَاَعِدْ بِیْ نَضْرَتَهٗ وَحَبْرَهٗ وَبِشْرَهٗ وَمَزِّقْ کُلَّ مُعَانِدٍ وَکِبْرَهٗ۔ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی اَرِنِیْ وُجُوْهًا ذَوِی الشَّمَائِلِ الْاِیْمَانِیَّۃِ وَنُفُوْسًا ذَوِی الْحِکْمَۃِ الْیَمَانِیَّۃِ وَعُیُوْنًا بَاکِیَۃً مِّنْ خَوْفِکَ وَقُلُوْبًا مُّقْشَعِرَّۃً عِنْدَ ذِکْرِکَ"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶، ۱۸۹۳ء)

یعنی اے میرے رب! میری کوشش، میری ہمت، میری دعا اور میرے کلام سے اسلام کو زندہ کر دے اور اسکے ہر ایک دشمن اور اس کے تکبر کو پاش پاش کر دے!!
اے میرے رب! تو مجھے دکھلا کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟ مجھے وہ چہرے دکھلا جنمیں ایمانی شمائل (خصلتیں) پائی جاتی ہوں اور وہ نفوس دکھلا، جو یمانی حکمت رکھتے ہوں اور وہ آنکھیں دکھلا جو تیرے خوف سے رونے والی ہوں اور وہ دل دکھلا جو تیرے ذکر کے وقت کانپ جاتے ہوں"۔

ہوشیار پور میں اس غرض کے لئے آپ نے چالیس دن تک مجاہدہ کیا، اور دعا کے لئے اپنے گھر کے ساتھ مسجد بنوائی، پھر اس مسجد کے علاوہ اپنے گھر کے ایک کمرہ کو "بیت الدعاء" بنایا۔ اور دعاؤں سے شب و روز اسے معمور رکھا یہاں تک کہ آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں صداقتِ اسلام کے عظیم الشان نشان ظاہر ہوتے اور بڑے تواتر اور کثرت سے ظاہر ہوتے لیکھرام اور ڈوئی جیسے بدزبان دشمن اسلام زد کھا کر زیر خاک ہوئے اور قہر الٰہی کی تجلیات نے ملکوں اور قوموں کو ہلا کر رکھ دیا اور طاعون نے تباہی و بربادی گھر گھر اور ملکوں میں مچا دی اور بڑے بڑے دشمنوں کے گھر ویران کر دیئے اور کئی سلطنتیں الٹ دیں۔ اور "نو آبادیات" کا خاتمہ کر دیا!

آپ نے قرآن شریف کو خدا تعالیٰ کی ایک زندہ کتاب اور اسے لانے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ صاحب فیض نبی کے طور پر پیش کیا جس کی پیروی اور اتباع سے وہی خدا ملتا ہے۔ جو زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے اور اپنے بندوں سے اسی طرح بولتا اور پیار اور محبت کا سلوک کرتا ہے جس طرح پہلے زمانوں میں کرتا رہا ہے اور اس غرض کے لئے آپ نے ساری دنیا میں، اردو

Digitized by Khilafat Library Rabwah
55

فارسی، عربی اور انگریزی زبانوں میں ہزار روپیہ انعامات کے وعدہ کے ساتھ اشتہارات اور رسائل شائع فرمائے اور دنیا کے سب بادشاہوں، ان کے وزراء اور رؤسا اور سب مذاہب کے نام رجسٹری کروا کر ارسال فرمائے اور اپنے ملک اور اس زمانہ کے سب سے بڑے بادشاہ جس کی حکومت پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا ملکہ وکٹوریا کو اسلام لانے کی ۱۸۹۳ء میں دعوت دی اور مسلمانانِ ہند کا خاص خیال رکھنے کی تحریک کی۔ پھر اسی کا اعادہ ۱۹۰۰ء میں بھی فرمایا اور یہ بات اپنے عمل سے بھی ثابت کر دی کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں وہ بڑے بڑے بادشاہوں کے سامنے بھی کلمۂ حق کہنے سے نہیں ڈرتے اور مسلمانوں کو یہ سبق بھی دے دیا کہ رعایا اپنے بادشاہوں کو بھی اسلام کا پیغام پہنچا سکتی ہے۔ ایمان لانا یا نہ لانا ان کے اختیار میں ہے اور محاسبہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

مسلمانوں کو قرآن شریف کی طرف واپس لانے کے لئے آپ نے قرآن شریف کی سب سے پہلی اور خلاصۂ قرآن سورۃ (فاتحہ) اور بعض دیگر آیاتِ قرآنیہ کی ایسی دلکش تفاسیر شائع فرمائیں۔ جن کے مطالعہ سے ایک عقلمند مسلمان سچے دل سے پکار اٹھتا ہے ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

یہ اس زمانہ کی بات ہے جب مسلمانوں کے علماء کرام کے نزدیک اردو زبان میں جمعہ کا خطبہ پڑھنا ناجائز تھا اور قرآن شریف کی کوئی ایسی تفسیر یا معنی کرنا جو پہلے کسی عربی تفسیر میں نہ لکھے ہوں یا قرآن شریف کا کسی اور زبان میں ترجمہ کرنا حرام تھا اور کسی راوی کی ایک روایت جو کسی حدیث کی کتاب میں لکھی ہو۔ قرآن شریف کی ایک آیت کو منسوخ اور کالعدم کر دیتی تھی اور جو شخص ان کی روایت کو نہ مانے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جاتا تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کے احیاء کے لئے آپ کے ذریعہ جہاں ایک مخلص دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت پیدا کر دی وہاں یہ انکشاف بھی فرما دیا کہ مسلمانوں کو اپنی بقاء اور ترقی کے لئے آسمان سے مسیح ابن مریم علیہ السلام کے اترنے کی توقع نہ رکھنی چاہئے کیونکہ مسیح ابن مریم علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور ان کے نازل ہونے سے مراد امتِ محمدیہ سے ایک ایک مثیل کا ظاہر ہونا مراد تھا۔ وہ تو ہی ہے جو اسی کی خبر اور بھی بہت آیا ہے اور نیز یہ کہ اس جماعت کے ذریعہ اسلام زندہ ہوگا اور دنیا کے سب ادیان پر غالب آئے گا۔

اس انکشاف نے ہمارے علماء کرام کی تمام جھوٹی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ اس لئے انہوں نے آپ کے خلاف بہت کچھ کہا یہاں تک کہ آپ کو یہ کہنا پڑا ؎

کافر و دجال و ضال ہمیں کہتے ہیں
غمِ ملت میں کیا کیا نام رکھایا ہم نے

لیکن آج ۸۶ سال گذرنے کے بعد ہم نے دیکھ لیا ہے کہ مسلمان اقوام اپنی ترقی کے لئے خود کوششیں کرنے لگ گئی ہیں اور آپ کی یہ پیشگوئی جو آپ نے ۱۹۰۳ء میں شائع فرمائی۔ حرف بحرف پوری ہو گئی ہے

"اے تمام لوگو! سن رکھو یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھیگا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ ......

...... مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتا نہیں دیکھیگا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا تعالیٰ ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ۔

# قُم باذنِ اللہ گفت و زندہ کرد

یافتم جاں از مسیحائے زماں
مُردہ بُودم داد جانِ جاوداں

قُم باذنِ اللہ گفت و زندہ کرد
زندہ و دانندہ و رخشندہ کرد

بے زباں بودم مرا آواز داد
نغمہ ہائے نو بہ نور اساز داد

در دلِ من منجمد بُد خونِ من
از دمِ او مضطرب شُد خونِ من

کور بودم دیدۂ من کرد وا
دیدہ ام صد جلوۂ ارض و سما

خاک بودم خاک را اکسیر کرد
بے ضیا بُودم مرا تنویر کرد

(شیخ روشن دین تنویر مرحوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# صبح صادق کا ظہور اور نصرت الٰہی کا وقت

## غلبۂ اسلام کی آسمانی بشارات اور ان کا مہتم بالشان ظہور

سلطان احمد پیرکوٹی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ امت مسلمہ کی کمزوریوں کی وجہ سے اسلام ایک دفعہ عروج و اقتدار حاصل کرنے کے بعد پھر اپنی ابتدائی حالت کی طرف لوٹ آئے گا۔

بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ۔ (ترمذی کتاب الایمان)

اسلام جس طرح اپنی ابتداء میں ایک بے یار و مددگار مسافر کی مانند تھا اسی طرح آئندہ ایک زمانہ میں اس کی یہ حالت ہو جائے گی جس طرح زمین میں سے ایک نازک کونپل نکلتی ہے تو ایک معمولی کیڑا یا پرندہ بھی اس کو ختم کر سکتا ہے۔ انسان اور جانور کے پاؤں کے نیچے آ کر وہ مسلی جا سکتی ہے۔ اسی طرح آخری زمانہ میں اسلام کی حالت ہوگی اور اس کے دشمن یہ محسوس کرنے لگ جائیں گے کہ اب اسے ختم کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔

اس انذار کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بشارت بھی دی تھی کہ اس حالت کے پیدا ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ اسلام کی حفاظت کے سامان پیدا کرے گا۔ اس کی بیکسی اور بے بسی کے دور کو ختم کر دے گا۔ وہ نہ صرف اس کی مدافعت کے سامان پیدا کرے گا بلکہ اسے دیگر ادیان پر غالب کر کے دکھا دے گا اسلام کی ترو تازگی کے دن لوٹ آئیں گے اور دشمن اپنے عزائم اور منصوبوں میں خائب و خاسر رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ
بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ
عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔
(الصف)

یعنی خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تا اللہ تعالیٰ اس دین (اسلام) کو تمام دیگر ادیان پر غالب کر کے دکھا دے۔

یہ زمانہ چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمد کی تجلی کا دور ہوگا اس لئے یہ اظہارِ دین یعنی غلبۂ اسلام تلوار کے ذریعہ سے نہیں ہوگا بلکہ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ کے ذریعہ ہوگا۔ اس آیت میں بالھدٰی اور دین الحق کے الفاظ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ ھُدٰی سے اندرونی اصلاح کی طرف اشارہ ہے۔ جو مہدی کا کام ہے۔ اور حق یہ ہے کہ خارجی طور پر باطل کو شکست دی جائے۔ اور یہ کام وجوہ عقلیہ سے ہوگا تیر و تفنگ سے نہیں ہوگا۔ اور اگر دیکھا جائے تو حقیقت یہی ہے کہ غلبۂ اسلام یا ادیان کا تحقق ہی براہین قاطعہ حجج ساطعہ اور اہل صلاح و تقویٰ کی کثرت سے ہوتا ہے۔ جو دین یقین تک پہنچانے والے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ نفوس کا کما حقہٗ تزکیہ کرتا ہے اور شیطان لعین سے لوگوں کو نجات دلواتا ہے وہی دین دراصل دوسرے ادیان پر غالب ہوتا ہے۔ گذشتہ محققین اور مفسرین نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ چنانچہ علامہ قرطبی نے لکھا ہے کہ اظہار دین سے مراد یہ ہے کہ اسے دلائل و براہین سے غالب کیا جائے اور اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ کوئی اور دین باقی نہیں رہے گا۔ بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اصول اسلام بلند و بالا ہوں گے (تفسیر سورہ صف) علامہ جریر فرماتے ہیں کہ اظہار دین سے مراد یہ ہے کہ

لا یکون دین غیر الاسلام

اسلام کے سوا کوئی مذہب مذہبی لحاظ سے تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

یہ اظہارِ دین یعنی غلبۂ اسلام کب ہوگا علماء محققین نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ یہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمد کا مظہر ہوگا۔ چنانچہ مجاہد فرماتے ہیں:۔

ذالک اذا نزل عیسٰی
لم یکن فی الارض دین الا
دین الاسلام۔

(قرطبی۔ ترجمان القرآن۔ بلطائف البیان)

یہ اظہارِ دین نزولِ عیسیٰ کے وقت ہوگا۔ اس وقت اگر کوئی دین دین کہلانے کا مستحق ہوگا تو وہ صرف اسلام ہوگا۔ تفسیر ابن جریر میں حضرت ابوہریرہؓ کا قول نقل ہوا ہے کہ یہ اظہار دین خروج عیسیٰ کے ذریعہ ہوگا۔ تفسیر قادری جلد ۲ میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ "تا کہ غالب کر دے اسی دین کو عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔ سب دین اور ملت پر حضرت عیسیٰ کے اترنے کے وقت"۔

شیعہ حضرات کی مستند کتب بحار الانوار اور تفسیر صافی میں بھی لکھا ہے کہ یہ آیت قائم آلِ محمد یعنی مہدی کے بارہ میں ہے۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ اور عقل انسانی بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ اظہارِ دین کا زمانہ مسیح موعود ہی کا زمانہ ہے کیونکہ اظہار دین اسی وقت ہو سکتا ہے جب تمام مذاہب میدان میں نکل آئیں اور اشاعتِ مذہب کے ہر قسم کے مفید ذرائع پیدا ہو جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو مذاہب اسلام کے مقابلہ میں آئے وہ صرف چار تھے۔

(۱) مشرکین مکہ کا دین۔
(۲) عیسائیت۔
(۳) یہودیت اور
(۴) مجوسیت۔

اور پھر اشاعتِ مذہب کے مفید ذرائع بھی اس وقت موجود نہ تھے۔

پس اس زمانہ میں اس پیشگوئی کے ظہور کا وقت نہیں آیا تھا۔ اس پیشگوئی کے ظہور کا وقت اب آیا ہے۔ جبکہ تمام مذاہب کا ظہور اس طرح ہوا ہے کہ اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ پھر اشاعتِ مذہب کے مفید ذرائع بھی نکل آئے ہیں۔ تیز رفتار سواریاں ایجاد ہو چکی ہیں اور طبع و اشاعت کے ذرائع عام ہو گئے ہیں۔

پس اظہارِ دین کا کام مسیح موعود کے لئے ہی مقدر تھا اور جو شخص یہ کام بجا لائے اس کے مسیح موعود ہونے میں کیا شک ہے۔ واقعات اس بات کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کام حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں پورا کر دیا۔ پس آپ ہی مسیح موعود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے وعدہ
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ
وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (حجر آیت ۱۰)

کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تو آپ کے متعلق یہ بشارت دی گئی کہ

یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ
(تذکرہ ایڈیشن سوم صـ)

دین اسلام جسے اس وقت ایک مردہ دین سمجھا جانے لگا تھا۔ اس مرد مجاہد کے ذریعہ پھر زندہ ہوگا اور انجام کار پھر شریعت اسلامیہ رواج پائے گی۔

اور جس دین کے متعلق اس کے خود ماننے والے یہ پیشگوئی کر رہے تھے کہ اس کی اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اور اب یہ چند دن کا مہمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے اس کی نسبت ۱۸۸۳ء میں یہ وعدہ فرمایا:۔

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ (ترجمہ: چل کہ تیرا وقت قریب پہنچ گیا اور محمدیوں کا پاؤں ایک بلند اور محکم مینار پر پڑ گیا) پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ جناب الٰہی کے احسانات کا دروازہ کھلا ہے اور اس کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۵۲۲)

آپ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر اسلام کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئی فرمائی جس سے شکستہ دل جڑ گئے۔ پژمردگیاں دور ہو گئیں اور جوش ولولہ اور خوشی کا دور عود کر آیا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

(فتح اسلام ص۱۵)

"اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا۔ اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بناء ڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہو گئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ

56
Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکت کچھ بھی ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی۔ کیا تم مسلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔ افسوس کہ تم اس دُنیا کے ظاہری قانونِ قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانونِ فطرت سے جو اسی کا ہم شکل ہے بکلی بے خبر ہو۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۵)

جو مسلمان فلسفۂ مغرب سے متاثر ہو کر اور علوم جدیدہ کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے مرعوب ہو چکے تھے اور اسلامی عقائد اور تعلیم کی تاویلیں کر کے اسے فلسفۂ مغرب کے مطابق دکھانا چاہتے تھے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"چاہتے ہیں کہ قرآن کریم مغلوب اور کمزور اور ضعیف اور حقیر سا نظر آوے لیکن اب وہ ایک جنگی بہادر کی طرح نکلے گا۔ ہاں وہ ایک شیر کی طرح میدان میں آئے گا اور دُنیا کے تمام فلسفہ کو کھا جائے گا اور اپنا غلبہ دکھائے گا اور

لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

کی پیشگوئی کو پورا کر دے گا۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۸)

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اُس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اب کیا کریں۔ یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴، ۲۵۵ حاشیہ)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خُدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نُور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔"

(اشتہار مستیقناً بوحی اللہ القہار ۱۴ر جنوری ۱۸۹۷ء)

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہر مذہب یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ وہ دیگر مذاہب سے افضل ہے اور دوسرے مذاہب اس کا شکار ہیں۔ ہر مذہب یہ خیال کرتا تھا کہ اب وہ ساری دُنیا میں پھیل جائے گا یہاں تک کہ مُردہ ہندو قوم جو اپنے گھر کی حفاظت میں بھی ہمیشہ ناکام رہی تھی اس نے بھی اپنا مقصد مسلمانوں کو ہندو بنانا قرار دیا اور اس کے لئے عملی جدوجہد بھی شروع کر دی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"یہ سب جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ نہیں۔ اب دُنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے۔"

(الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۱ء)

"اب صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کامل اور زندہ مذہب ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت و شوکت ظاہر ہو اور اسی مقصد کو لیکر میں آیا ہوں۔"

(لیکچر لدھیانہ ص ۴۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خُداتعالیٰ کی ان پیش خبریوں پر پورا یقین تھا آپ نے اس دعویٰ کو پوری بصیرت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ دُنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی آپ کے اس یقین میں تزلزل پیدا نہیں کر سکتی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ اسلام اپنا اصلی رنگ نکال لائے گا اور اپنا وہ کمال ظاہر کرے گا جس کی طرف آیت لیظہرہٗ علی الدین کلہ میں اشارہ ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۶۷۸)

"میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خُداتعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فعال لما یرید ہے۔"

(لیکچر لدھیانہ ص ۴۳)

"جس طرح یہ ایک طوفان قریب آتا ہو تو انسان کو فکر ہوتا ہے کہ یہ طوفان تباہ کر دے گا۔ اسی طرح پر اسلام پر طوفان آ رہے ہیں۔ مخالف ہر وقت ان کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ اسلام تباہ ہو جاوے لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ان تمام حملوں سے بچائے گا اور وہ اس طوفان میں بھی اس کا بیڑا سلامتی سے کنارہ پر پہنچا دے گا۔"

(الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان پیش خبریوں پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے قرآن کریم کا فہم پا کر اسلام کے غلبہ کے ان دلائل کو جو اس زمانہ کے متعلق تھے مستنبط کیا اور پھر ان دلائل کو نہ صرف غیر مذاہب کے مقابلہ میں استعمال کیا بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ان کا استعمال سکھایا۔ آپ نے کتاب "براہین احمدیہ" لکھی جس میں اسلام کی صداقت کے دلائل کو بوضاحت بیان فرمایا اور دشمنانِ اسلام کو چیلنج دیا کہ اگر وہ اپنے مذاہب میں سے پانچواں حصہ دلائل کا بھی نکال دیں گے تو ان کو دس ہزار روپیہ انعام ملے گا۔ لیکن کوئی اس انعام کو حاصل نہ کر سکا اور ہندوستان کے کونے کونے میں یہ شور پڑ گیا کہ یہ کتاب اپنی نظیر آپ ہے۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کی حفاظت اور تائید میں اس قدر کوشش کی کہ آخر دشمنانِ اسلام کو تسلیم کرنا پڑا کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور انہیں اس کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی کرنے کی بجائے اپنی جانوں کے لالے پڑ گئے۔

آپ کی بعثت سے قبل عیسائی مذہب وسعت، سیاسی فوقیت، علمی ترقی اور اپنی تبلیغی کوششوں کی وجہ سے دوسرے تمام ادیان پر فائق تھا اور اس کی کامیابی اس یقین پر تھی کہ مسیح مر کر اپنے پیروؤں کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے اور پھر زندہ ہو کر خُدا کے داہنے طرف جا بیٹھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں باتوں کو انجیل اور تاریخ سے باطل ثابت کر دیا اور فرمایا۔ حضرت مسیح علیہ السلام چند گھنٹے بعد صلیب سے زندہ اتارے گئے۔ اور تین دن بعد بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش میں ایران، افغانستان اور ہندوستان کی طرف چلے گئے پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبر کا کھوج لگایا جو سری نگر کشمیر کے محلہ خانیار میں واقع ہے۔ اس طرح آپ نے مسیحیت پر اس طرح حملہ کیا کہ وہ اب کبھی بھی دوبارہ سر نہیں اُٹھا سکتی۔

دُوسرا حربہ جو آپ نے استعمال کیا وہ سب مذاہب کے لئے ایک کامیاب ہتھیار تھا اور وہ یہ کہ آپ نے بتایا ہر مذہب میں آخری مصلح کی پیشگوئی موجود ہے اور اس کی جو علامات بتائی گئی ہیں وہ سب پوری ہو رہی ہیں لیکن مدعی صرف آپ ہی ہیں۔ دوسرے کسی مذہب کی طرف سے کوئی مدعی کھڑا نہیں ہوا۔ اس لئے یا تو وہ اپنے مذاہب کو

**حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں تشریف لاکر اندرونی اصلاح کی مسلمانوں کے حوصلوں کو بڑھایا۔ ان کی ہمتیں بلند کیں ان کے دلوں کو تازگی بخشی پھر قرآن کریم سے دلائل مستنبط کر کے اسلام کو زندہ اور سچا مذہب ثابت کیا اور نہ صرف دشمنانِ اسلام سے دینِ اسلام کا مکمل دفاع کیا بلکہ ان پر جارحانہ حملے کر کے انہیں اپنا دفاع کرنے کیلئے ہاتھ پاؤں مارنے پر مجبور کر دیا۔ حضور کے مہیا کردہ دلائل و براہین کے اسلحہ سے لیس ہو کر آپ کے جاںنثار خادم دُنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے ہیں۔ اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں کو اسلام کے حلقہ میں داخل کر رہے ہیں۔ اور بظاہر حالات وہ دن دُور نہیں جب دُنیا یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا کا نظارہ دیکھے گی۔ انشاءاللہ۔**

Digitized by Khilafat Library Rabwah



چھوڑا سمجھیں یا تسلیم کریں کہ یہ اسلام کا موعود ہی ان کا موعود ہے اور اس پر ایمان لے آئیں ہر دو صورتوں میں اسلام ہی غالب رہتا ہے۔

صرف ایک مذہب اس حملہ کی زد سے ایک حد تک بچ رہتا تھا اور وہ سکھ مذہب تھا جو اسلام کے بعد پیدا ہوا۔ آپ نے بتایا ان کے ہاں بھی ایک آخری مصلح کی پیشگوئی موجود ہے۔ جس کا معین مقام یعنی پرگنہ بٹالہ بتایا گیا ہے نیز آپ نے ثابت کر دیا کہ سکھ مذہب کے بانی حضرت باوا نانک رح پکے مسلمان تھے اور آپ نے کوئی نیا دین نہیں نکالا۔ اس طرح یہ مذہب بھی آپ کی زد سے باہر نہ رہا۔

تیسرا حربہ آپ نے یہ استعمال کیا کہ قرآن مجید سے استدلال کر کے بتایا کہ ہر قوم میں خدا تعالیٰ کے پیارے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس سے ہمیں انکار نہیں لیکن جب انسان کامل شریعت قبول کرنے کے قابل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب دنیا کی طرف مبعوث کر کے بھیج دیا۔ اور یہ آخری اور مکمل دین ہے اور جب مکمل دین آ گیا تو پہلی سب شرائع منسوخ ہو گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت چھوڑ دی۔ اب اگر غیر مذاہب والے اس اصل کو قبول نہ کریں تو انہیں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض اقوام کو ہدایت کے بغیر چھوڑ دیا اور یہ عقل کے خلاف ہے اور اگر اس اصل کو تسلیم کر لیں تو انہیں اسلام کی صداقت کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے پہلے تنگ نظریہ کو بدل کر اسلام کے غلبہ کے یقینی سامان پیدا کر دیئے۔

چوتھا حربہ آپ نے یہ اختیار فرمایا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے دنیا میں رائج الوقت علم کلام کو بدل دیا۔ آپ نے فرمایا:۔

مذہبی تحقیق کے وقت یہ امر مدنظر رکھا جائے کہ آسمانی مذاہب کے مدعی جو دعویٰ اپنے مذاہب کی طرف سے پیش کریں وہ ان کی آسمانی کتب سے ہو اور جو دلائل دیں وہ بھی انہیں کی کتب کے ہوں۔ اور یہ علم کلام ایسا اعلیٰ اور مکمل ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور نہ اس کی موجودگی میں جھوٹ بولا جا سکتا ہے۔ اس حربہ کے استعمال سے دوسرے مذاہب کی کمزوریاں ان کے پیروؤں پر ظاہر ہوتی جائیں گی اور

لیظھرہ علی الدین کلہ

کا نظارہ دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔

پانچواں حربہ آپ نے یہ اختیار کیا کہ فرمایا مذہب کی غرض خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے پس سچا مذہب وہی ہو سکتا ہے جو بندے کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر سکے اور اس تعلق کے آثار دکھا سکے۔ آپ نے بڑی تحدی سے یہ دعویٰ پیش فرمایا کہ مذہب کی حقیقی غرض کو صرف اسلام ہی پورا کرتا ہے۔ اور اگر کسی مذہب کا کوئی پیرو میرے اس دعویٰ کو سچا نہیں سمجھتا اور وہ اپنے مذہب کو سچا اور زندہ مذہب خیال کرتا ہے تو وہ میرے ساتھ روحانی کمالات، نشان نمائی اور استجابت دعا میں مقابلہ کرے اور یاد رکھو اس مقابلہ میں ہمیں ہی جیت ہو گی اور میرے دین اسلام کی فتح ہو گی۔ آپ کے اس چیلنج کو کسی نے قبول نہ کیا جس سے عقلی طور پر اسلام کا غلبہ ثابت ہوتا ہے۔

یہ پانچ حربے ان حربوں میں سے بطور مثال کے پیش کئے گئے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دشمنان اسلام کے مقابلہ میں اختیار کئے۔ اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کام غلبۂ اسلام کا مسیح موعودؑ کے سپرد تھا وہ آپ کر چکے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب اسلام میرے ظہور کے بعد اس بلندی کے مینار پر ہے کہ جس کے مقابل پر تمام آتیں نشیب میں پڑی ہیں کیونکہ زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جو اپنے ساتھ تازہ بتازہ نشان رکھتا ہے وہ مذہب نہیں بلکہ پرانے قصوں کا مجموعہ ہے جس کے ساتھ زندہ نشان نہیں ہیں۔ پس یہ کس قدر خوشی کی بات ہے کہ اب اسلامی وجاہت میرے ظہور سے ایک اعلیٰ درجہ کی ترقی پر ہے۔ اس کا نور دشمن کو نزدیک آنے نہیں دیتا۔ کیا اس میں شک ہے کہ جو اس سے پہلے اسلامی نشانوں کا ذکر کیا جاتا تھا۔ وہ دشمنوں کی نظر میں صرف دعوے کے رنگ میں تھا اب وہ آفتاب کی طرح چمک رہا ہے۔ اور ہر ایک مخالف اپنے ارادوں میں میری طرف سے امداد پا رہا ہے اور میرے نیک ارادوں کو خدا کی مدد ہر دم سہارا دے رہی ہے۔ اب ہم دشمن کو صرف ایک بات میں گرا سکتے ہیں کہ اس کا مذہب زندہ نشانوں سے خالی ہے اور اب ہر ایک مسلمان زندہ اور موجود نشان دکھلا سکتا ہے اور پہلے ایسا نہیں تھا خوشی کرو اور اچھلو کہ یہ اسلام کے اقبال کے دن ہیں۔"

(تریاق القلوب ص ۱۰۲-۱۰۳)

غرض اسلام کے ضعف کے زمانہ میں جس غلبہ اور اظہار کی خبر قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں دی گئی تھی۔ وہ دلائل قاطعہ۔ براہین ساطعہ اور حجج بالغہ کے ذریعہ ہونا تھا۔ تلوار اور تیر و تفنگ سے نہیں اور یہ اظہار اور غلبہ مسیح موعود کے زمانہ میں مقدر تھا۔ کیونکہ بجز اس زمانہ کے وہ ہرگز ممکن نہیں تھا کیونکہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں انواع و اقسام کے حملے اسلام پر کئے گئے اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں مذاہب کا ظہور اس رنگ میں ہوا جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں تشریف لا کر اندرونی اصلاح کی۔ مسلمانوں کے حوصلوں کو بڑھایا۔ ان کی ہمتیں بلند کیں ان کے دلوں کو تروتازگی بخشی پھر قرآن کریم سے دلائل مستنبط کر کے اسلام کو زندہ اور سچا مذہب ثابت کیا اور نہ صرف دشمنان اسلام سے دین اسلام کا مکمل دفاع کیا بلکہ ان پر جارحانہ حملے کر کے انہیں اپنا دفاع کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے پر مجبور کر دیا۔

حضور کے مہیا کردہ دلائل و براہین کے اسلحہ سے لیس ہو کر آپ کے جاں نثار خادم دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے ہیں اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں کو اسلام کے حلقہ میں داخل کر رہے ہیں اور بظاہر حالات وہ دن دور نہیں جب دنیا

یدخلون فی دین اللہ افواجا

کا نظارہ دیکھے گی۔ انشاء اللہ

آسماں پر دعوتِ حق کیلئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار
باغ میں ملت کے ہے کوئی گلِ رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار
ہر طرف ہر ملک میں ہے بت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عزّ و وقار

# سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سخن تھا دلنشیں جس کا، عمل تھا دلربا جس کا
دلوں کو موہ لیتا تھا کلامِ دلکشا جس کا

جہانِ قدس کے نغمے سنائے روز و شب اس نے
رموزِ ایزدی کیا کیا بتائے روز و شب اس نے

حریمِ قدس کے ساکن کو شوقِ جاوداں بخشا
جہاں کو نعمتیں بخشیں، نیا اک آسماں بخشا

دلِ ناآشنا کو نورِ حق میں ڈھالنے والا
نشانِ ایزدی سے روحِ ملت پالنے والا

دلِ مایوس کو جس نے نویدِ کامرانی دی
بہارِ جاودانی دی، متاعِ شادمانی دی

جہانِ خامشی میں بھی مجھے اس نے نوا بخشی
میں تھا ناچیز اک ذرہ مجھے اس نے ضیا بخشی

مبارک جس کی خاطر چاند کا چہرہ بھی گہلایا
مبارک، جس کی خاطر آسماں پر شمس گہنایا

شبِ دیجور کو جس نے ضیائے کہکشاں بخشی
جنونِ ناآشنا دل کو نوائے عاشقاں بخشی

جہاں کو پھر دیا اس نے سبق اک پاکبازی کا
وہ مظہر تھا جہاں میں پھر شہِ لائے حجازی کا

دعائے نیم شب جس کی اک اعجاز دکھلایا
علم جس نے محمدؐ کا زمانہ بھر میں لہرایا

امۃ اللہ سیالکوٹ

57

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
# حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا بے مثال محبت و عشق

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ)

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد علیہ السلام کو اپنے آقا و مطاع سید الکونین فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس درجہ تعلق اور والہانہ محبت و عشق تھا؟ وہ آپ کی روح پرور اور دلکش تحریرات و تصانیف سے آشکار ہے۔ ہر سعید فطرت انسان جو تعصب سے واسطہ نہ رکھتا ہو آپ کی کتب میں سے کسی بھی کتاب کا مطالعہ کرکے اس روشن حقیقت سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ عربی، فارسی اور اردو زبان میں آپ کی ۸۰ سے زائد عظیم الشان تالیفات نثر میں بھی اور نظم میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ذکر اور محامد اور اسلام کی تائید و توصیف سے لبریز ہیں۔ لاجرم سید الکونین حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کا عشق و محبت اور اطاعت کا تعلق غیر معمولی اور بے مثال تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ
اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ
وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
(صحیح بخاری)

یعنی کہ اس وقت تک تمہارا ایمان کا دعویٰ ہی بے حقیقت ہے۔ جب تک کہ خدا کے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک وجود اپنے والد، اپنی والدہ اور سب لوگوں سے زیادہ تمہیں محبوب و مرغوب نہ ہو۔

یوں تو امت محمدیہ کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہیں لیکن کامل عشق و محبت رسول کا انتہائی مقام حاصل کر لینا اُسے ہی نصیب ہو سکتا ہے جو کامل اتباع اور آپ کی محبت و عشق میں اپنے وجود کو خدا تعالےٰ کے فضل سے آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں فنا کر دے

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد علیہ السلام کو اپنے آقا و مطاع سید الکونین فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کس درجہ تعلق اور والہانہ محبت و عشق تھا؟ وہ آپ کی روح پرور اور دلکش تحریرات و تصانیف سے آشکار ہے۔ ہر سعید فطرت انسان جو تعصب سے واسطہ نہ رکھتا ہو آپ کی کتب میں سے کسی بھی کتاب کا مطالعہ کرکے اس روشن حقیقت سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ عربی، فارسی اور اردو زبان میں آپ کی ۸۰ سے زائد عظیم الشان تالیفات نثر میں بھی اور نظم میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت ذکر اور محامد اور اسلام کی تائید و توصیف سے لبریز ہیں۔

لاجرم سید الکونین حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کا عشق و محبت اور اطاعت کا تعلق غیر معمولی اور بے مثال تھا۔ آپ کا ہر قول و فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق سے معمور و مخمور تھا۔ ایسا کہ وہی آپ کی زندگی اور روح کی غذا تھی۔ آپ اپنی تصنیف "نور الحق" میں فرماتے ہیں:

۱۔ وَذِکْرُ الْمُصْطَفٰی رُوْحٌ لِّقَلْبِیْ
وَصَارَ لِمُھْجَتِیْ مِثْلَ الطَّعَامِ
وَاَضْبَانِی النَّبِیُّ بِحُسْنِ وَجْہٍ
اَرٰی قَلْبِیْ لَہٗ کَالْمُسْتَھَامِ

کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کی روح کے طور پر ہے اور وہ میری جان کے لئے مثل غذا کے ہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حسین چہرہ سے مجھے اپنا فریفتہ بنا لیا ہے اور میں اپنے دل کی حالت آپ کے لئے ایک عاشق سرگرداں کی سی دیکھتا ہوں

اسی طرح آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت، محبت اور خضوع سے پُر عشق سے سرشار اپنی کتاب "کرامات الصادقین" میں فرماتے ہیں:

ب۔ وَاٰثَرْتُ حُبَّکَ بَعْدَ حُبِّ مُھَیْمِنِیْ
وَنَصِیْبِیْ جَنَانِیْ مِنْ سَنَاکَ وَتَحْبِیْبٌ
وَقَدِ اصْطَفَیْتُ بِمُھْجَتِیْ ذِکْرَ حَمْدِہٖ
وَکَانَ فِیْنَا ھٰذَا الْمَتَاعُ تَزَوُّدًا
دِیْنِیْ مُھْجَتِیْ نُوْرٌ وَجَیْشُ الْاَمْنِ
سُلَالَۃُ اَنْوَارِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدًا

ترجمہ: "میں نے خدا کی محبت کے بعد تیری محبت کو مقدم کیا اور تو نے اپنے نور سے میرا دل گرویدہ کر لیا ہے۔

میں نے اپنی جان سے آپ کی نعت کے ذکر کو پسند کر لیا ہے اور یہ سامان زاد راہ کے طور پر نہیں کافی ہے

(۳) اور میرے دل میں جوش اور ولولہ ہے کہ مدح کروں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدا کے انوار کا خلاصہ ہے۔

(۲)

عقیدہ کے ذکر میں آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے"

(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۱۳۷)

(۲) صراط مستقیم فقط دین اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ ص ۲۶۵)

۳۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَنِّیْ عَاشِقٌ
اِزْدِ سَلَامِیْ وَ فِدَاءٌ حَضْرَتَ
خَیْرِ الْاَنَامِ وَغُلَامُ اَحْمَدَ
الْمُصْطَفٰی

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰)

یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اسلام کا حقیقی عاشق ہوں اور حضرت خیر الانام پر دل و جان سے فدا اور اُن کا غلام ہوں۔

۴۔ "میں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب ۔۔۔ اور تمام صفات جمیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کر دوں۔ میری تمام تر خوشی اس میں ہے ۔۔۔ میں آپ کا غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں۔"

(پرچہ الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء ص ۸)

۵۔ "میں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور نقش قدم پر چلنے کے بغیر انسان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا۔" (الحکم ۲ ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۳)

۶۔ "اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔"

(تجلیات الٰہیہ ص ۱۲-۱۳)

(۳)

مشہور ہے کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ۔ یعنی انسان جب کسی چیز سے محبت کرنے لگتا ہے تو اکثر اسی کا ذکر کرتا ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد علیہ السلام کا حال نظر آتا ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں ہر وقت محو و سرشار رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

پُر از یادِ او ہست جان و دلم
بخواب اندر اندیشہ ہم مسلم

یعنی میرا دل اور جان آپ کی یاد سے پُر ہے۔ خواب کے اندر بھی مجھے کوئی اور خیال نہیں آتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری یاد میں آپ کی آنکھیں اشکبار ہو جاتیں۔ اس بارے میں آپ کے متعلق حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے بیان فرمایا کہ:

"میں ایک دن مسجد مبارک میں دوپہر کے وقت داخل ہوا میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکیلے مسجد میں ٹہل رہے ہیں۔ آنکھوں پر رومال رکھا ہوا ہے اور حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر آہستہ آہستہ گنگنا رہے ہیں جو آپ نے آنحضرتؐ کی وفات پر کہا تھا :۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي
فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ
فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

یعنی۔ اے محمد مصطفیٰ! تو تو میری آنکھوں کی پتلی تھا۔ تیری وفات سے میری آنکھ اندھی ہو گئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے پرواہ نہیں مجھے تو بس تیری موت کا ڈر تھا

مولوی صاحب فرماتے ہیں میرے قدموں کی آہٹ سن کر آپ نے اچانک میری طرف دیکھا تو بے اختیار آپ کے چہرہ سے رومال ہٹ گیا میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیار وعشق اور آپ کی مدح جو اپنے عربی منظوم کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جا بجا فرمائی ہوئی ہے۔ ان میں سے کچھ اشعار کا انتخاب ذیل میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں:۔

۱۔ يَا حِبِّ إِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً
فِي مُهْجَتِي وَمَدَارِكِي وَجَنَانِي
۲۔ مِنْ ذِكْرِ وَجْهِكَ يَا حَدِيقَةَ بَهْجَتِي
لَمْ أَخْلُ فِي لَحْظٍ وَلَا فِي آنِ
۳۔ أُنْظُرْ إِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَتَحَنُّنٍ
يَا سَيِّدِي أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانِ
۴۔ جِسْمِي يَطِيرُ إِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ
(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۲)

ب۔ نَفْسِي الْفِدَاءُ لِبَدْرِهَا تَمَّ عُرْفِي
وَدَادُكُمْ قُرْبٌ نَاهِيكَ مِنْ قُرْبٍ
(سر الخلافہ آخر)

ج۔ أَنْتَ الَّذِي شَغَفَ الْجَنَانَ مَحَبَّةً
أَنْتَ الَّذِي كَالرُّوحِ فِي حَوْبَائِي
أَنْتَ الَّذِي قَدْ جَذَبَ قَلْبِي نَحْوَهُ
أَنْتَ الَّذِي قَدْ قَامَ لِلْإِصْبَاءِ
أَنْتَ الَّذِي بِوِدَادِهِ وَبِحُبِّهِ
أُيِّدْتُ بِالْإِلْهَامِ وَالْإِلْقَاءِ
(انجام آتھم)

ترجمہ:۔ اے میرے پیارے تیری محبت میری جان اور حواس اور دل میں سرایت کر گئی ہے۔ اے میری خوشی اور سرور کے چشمے میں کسی لحظہ اور آن ان کے ذکر سے فارغ نہیں رہتا میرا جسم غالب شوق کے سبب آپ کی طرف اڑا جاتا ہے کاش مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی

میری جان اس ہاشمی اور عربی چاند پر فدا ہو جس کی محبت قرب پر قرب کا ذریعہ ہے جس سے بڑھ کر کوئی قرب نہیں ہو سکتا۔

آپ وہ ہیں جن کی محبت میرے دل کی گہرائی میں بیٹھ گئی ہے اور آپ وہ ہیں جو میرے جسم میں جان کی مانند ہیں آپ وہ ہیں جس کی طرف میرا دل کھنچا ہوا ہے اور آپ وہ ہیں جو میری دلبری کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔

آپ وہ ہیں جن کی محبت اور دوستی کے طفیل میری الہام اور القاء الٰہی سے تائید کی گئی ہے۔

(۵)

اور آپ نے اپنے فارسی منظوم کلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عشق ومحبت کا اظہار یوں فرمایا ہے۔

الف۔ ۱۔ جان ودلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آل محمد است
۲۔ دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش
در ہر مکاں ندائے جمال محمد است
۳۔ ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمد است
۴۔ ایں آتشم ز آتش مہر محمدی است
وایں آب من ز آب زلال محمد است
(اخبار ریاض ہند امرتسر یکم مارچ ۱۸۸۴ء)

ترجمہ:۔ میرے جان ودل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہیں میری خاک آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کوچہ پر قربان ہے۔

میں نے اپنے دل کی آنکھ سے دیکھا اور ہوش کے کان سے سنا کہ ہر جگہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جمال کی گونج پائی جاتی ہے۔

معارف کا یہ جاری چشمہ جو میں مخلوق خدا کو دے رہا ہوں یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے

میری یہ آگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آگ کا ایک حصہ ہے اور میرا یہ پانی آپ کے مصفّٰی پانی سے حاصل کیا ہوا ہے۔

ب۔ ۱۔ دردِ عشقِ محمدؐ ایں سرو جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم
(توضیح مرام ص ۲۳)

یعنی میری صرف یہی تمنا ہے یہی دعا ہے اور پختہ ارادہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کی راہ میں میرے سر و جان قربان ہوں۔

۱۔ بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
۲۔ ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم
۳۔ جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفےٰ
ایں است کام دل اگر آید میسرم
(ازالہ اوہام حصہ اول ص ۱۷۶)

ترجمہ۔ میں خدا تعالےٰ کے بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر اسی بات کا نام کفر ہے تو بخدا میں سخت کافر ہوں۔

۲۔ آپ کا عشق میرے وجود کے ہر رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے۔ میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم میں پڑا ہوں۔

۳۔ میری جان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فدا ہو یہی میرے دل کا مدعا ہے کاش مجھے میسر آجائے

ج۔ ۱۔ نظارۂ روئے او بہ از صد آفتاب و ماہتاب
خاکِ کوئے او بہ از صد نافۂ مشک تتار
۲۔ زندہ آں شخصے کہ نوشد قطرۂ زاں چشمہ ہا
زیرک آں مردے کہ کرد است اتباعش اختیار
۳۔ یا نبی اللہ فدائے ہر سر موئے تو ام
وقفِ راہِ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار
۴۔ یا نبی اللہ نثارِ روئے محبوب تو ام
وقف راہت کردہ ایں سر کہ بردوش است بار
۵۔ تا مرا نورِ رسولِ پاک را بنمودہ اند
عشقِ او در دل ہمے جوشد چو آب از آبشار
۶۔ از ہمہ عالم دل اندر روئے خوبش بستہ ام
بر وجودِ خویشتن کردم وجودش اختیار
(آئینہ کمالات اسلام)

ترجمہ:۔ ۱۔ اس کے چہرہ کا حسن سینکڑوں سورج اور چاند سے بہتر ہے اور اس کے کوچہ کی خاک تاتاری مشک کے سینکڑوں نافوں سے بہتر ہے۔

۲۔ جس شخص نے تیرے چشمہ سے گھونٹ بھر پانی پی لیا۔ وہ زندہ ہے۔ اور وہی شخص عقلمند ہے جس نے تیری اتباع اختیار کی۔

۳۔ اے نبی اللہ میں آپ کے بال بال پر فدا ہوں اگر مجھے لاکھ جانیں بھی ملیں تو میں انہیں تیری راہ میں وقف کر دوں۔

۴۔ اے نبی اللہ میں آپ کے پیارے چہرہ پر قربان ہوں اور یہ سر جو میرے کندھوں پر ہے اسے میں نے آپ کی راہ میں قربان کر دیا ہے۔

۵۔ جب سے مجھے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا نور دکھائی دیا ہے۔ تب سے اس کا عشق میرے دل میں آبشار کی مانند جوش مار رہا ہے

۶۔ میں نے سارا جہان چھوڑ کر تیرے خوبصورت چہرہ سے وابستگی اختیار کی ہے اور اپنے وجود پر تیرے وجود کو اختیار کیا ہے

د۔ ۱۔ سرے دارم فدائے خاکِ احمد
دلم ہر وقت قربانِ محمد
۲۔ دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمد
۳۔ بدیگر دلبرے کارے ندارم
کہ ہستم کشتۂ آنِ محمد
(آئینہ کمالات اسلام)

ترجمہ ۱۔ میرا سر احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک پر فدا ہے اور میرا دل ہر وقت آپ پر قربان ہے

۲۔ میں کسی اور استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ میں پڑھا ہوں۔

۳۔ کسی اور محبوب سے میرا کوئی تعلق نہیں کہ میں تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ناز و ادا کا مقتول ہوں۔

ہ۔ ۱۔ در دلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
۲۔ یادِ آں صورت مرا از خود برد
ہر زماں مستم کند از ساغرے
۳۔ اے پریدم سوئے کوئے او مدام
من اگر مے داشتم بال و پرے
(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ اول)

ترجمہ: ۱۔ میرے دل میں اس سرور کی ثنا جوش مار رہی ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ہمسر نہیں رکھتا۔

۲۔ اس مبارک صورت کی یاد مجھے بے خود بنا دیتی ہے اور وہ ہر وقت مجھے اپنی محبت کے شراب کے جام سے مست رکھتی ہے اگر میرے بال و پر ہوتے تو میں ہر دم اس سرور کے کوچہ میں اڑتا پھرتا۔

(۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت میں حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ اردو منظوم کلام میں یوں فرماتے ہیں:۔

۱۔ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

۲۔ سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
۳۔ وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
۴۔ اس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
۵۔ سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
("قادیان کے آریہ اور ہم" مطبوعہ ۱۹۰۷ء)
ب۔ ۱۔ ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
۲۔ تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
۳۔ شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے
۴۔ دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
۵۔ بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۴)

آنحضرت کی مدح میں اپنے منظوم کلام (اشعار) کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مَدَحْتُكَ يَا مَحْبُوْبُ مِنْ صِدْقِ مُهْجَتِيْ
وَلَوْلَاكَ مَا كُنَّا إِلَى الشِّعْرِ نَرْغَبُ"

کہ اے میرے محبوب میں نے آپ کی مدح صدق دل سے کی ہے اور اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو ہم شعر گوئی کی طرف توجہ ہی نہ کرتے۔

(۷)

حضرت بانی جماعت احمدیہ میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات و تحریرات کے مندرجہ بالا اقتباسات سے عیاں ہے کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی عشق و محبت تھی بالفاظ دیگر آپ کامل طور پر فنا فی الرسول تھے اور آپ زندگی بھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کے سمندر میں غوطہ زن رہے۔ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے عشق الٰہی و عشق رسول کی مثال ایک اسفنج سے دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جس طرح ایک عمدہ قسم کے اسفنج کا ٹکڑا جب پانی میں ڈال کر نکالا جاوے تو اس کا ہر رگ و ریشہ اور ہر خانہ و گوشہ پانی سے بھرپور نکلتا ہے اور اس کا کوئی حصہ ایسا نہیں رہتا کہ جس میں پانی کے

(باقی صفحہ ۱۲)

## مساوات اسلامی کا حسین نمونہ

# سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ورق

نگاہوں میں ہے اک آئینہ اوصافِ حجازی کا
بیاں کرتا ہوں آج اک واقعہ میں دلنوازی کا
نظیر اس کی نہ ہوگی بادشاہوں، حکمرانوں میں
کہ یہ خود اک انوکھی داستاں ہے داستانوں میں
حضور مہدیٔ موعود نقشِ نورِ فرقانی
بروزِ مصطفےٰ، ظلِّ نبیؐ، محبوبِ سُبحانی
سرِ بالائے مسجد شادماں تشریف رکھتے تھے
بہ محفل درمیانِ دوستاں تشریف رکھتے تھے
کئی چھوٹے بڑے تھے شاملِ احباب کاشانہ
کہ خود نورِ نبوّت تھا شریکِ بزمِ جانانہ
اسی مجلس میں تھے اک دوست ساکن لدھیانے کے
کہ عاشق تھے مسیحِ قادیاں کے آشیانے کے
میاں کہلاتے تھے اور تھا نظام الدین نام اُن کا
ہوا کرتا تھا مسجد ہی کی قربت میں قیام اُن کا
تمنّا اُن کے دل میں تھی اگر کوئی تو اتنی تھی
قریبِ مہدیٔ دوراں جگہ مل جائے کچھ اچھی
شکستہ پیرہن، وارفتہ تن، لیکن حسیں چہرہ
پراگندہ حجابوں میں بھی تابندہ جبیں چہرہ
وہ اکثر گردِ شمعِ صورت پروانہ ہوتے تھے
یہ چشم و دل نثارِ جلوۂ جانانہ ہوتے تھے
غریبی، بے کسی، بے چارگی آزار ڈالا چا رہی
یہ تھیں سنگیں چٹانیں تھیں جو راہِ عشق پر بھاری
مگر شوقِ فراواں تھا جو ہرگز کم نہ ہوتا تھا
چراغِ رشتۂ الفت کبھی مدّھم نہ ہوتا تھا
اُدھر مجلس کی یہ حالت تھی لوگ آتے اور آتے جاتے تھے
جو آتے تھے وہ کوشش کر کے آگے بڑھتے جاتے تھے
نظام الدین بیچارے ہجومِ عام میں آ کر
کبھی ہٹتے اِدھر آ کر کبھی ہٹتے اُدھر جا کر
توانائی پہ کمزوری کا کچھ بس چل نہ سکتا تھا
نہاں تھا دل میں جو جذبہ وہ کھُل کر کھِل نہ سکتا تھا
بالآخر جب کئی تہ زور آگے بڑھ کے جا پہنچے
یہ پیچھے ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی حد تک آ پہنچے
سسک کر رہ گئی ہر اک تمنّا وائے مجبوری
کہ لاچاری تو خود ہے منزلِ مقصود سے دوری
اُدھر خلّاقِ عالم نے کرم کچھ ایسے فرمایا
کہ کُل احبابِ مجلس کے لئے کھانے کا وقت آیا
دو رویہ ہو کے سب احباب کھانے کیلئے بیٹھے
کہ کھانا آ گیا تھا خود مسیحِ پاک کے گھر سے
مسیحِ پاک نے لیکن نظام الدین کو دیکھا
اور اک افتادہ کونے میں انہیں بیٹھا ہوا پایا
حضورِ پاک اُٹھے اور لے کے کر اپنے دامن کا
اُٹھائیں روٹیاں کچھ اور پیالہ ایک سالن کا
کہا پھر اے نظام الدین بھائی آپ ادھر آئیں
یہ روٹی ہے یہ سالن آؤ دونوں مل کے ہم کھائیں
تبسّم تھا مشیّت کا عیاں اک اک نوالے سے
کہ دونوں کھا رہے تھے مل کے کھانا اک پیالے سے
خجالت تھی اُدھر ایوانِ سطوت کے مکینوں پہ
ندامت کے پسینے آتے جاتے تھے جبینوں پہ
سرِ ہفت آسماں تھا جذبۂ مہر و فا کیشی
نہ اس سے پیشتر دیکھی تھی یہ توقیرِ درویشی
سلام اس پر اخوّت کا سبق سکھلا دیا جس نے
مساواتِ محمدؐ کا علَم لہرا دیا جس نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ قرآن

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

قرآن کریم افضل الکتب، دائمی شریعت اور خدا نما کلام الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ۔

(بنی اسرائیل)

یعنی قرآن کریم رشد و ہدایت کا علمبردار ہے۔

ہاں! جو منزلِ جاناں کے بھولے بھٹکوں کو وصالِ الٰہی کے شیریں جام پلاتا ہے۔

وللہ در القائل: ؎

کِتَابٌ کَرِیْمٌ حَازَ کُلَّ فَضِیْلَةٍ
وَیَشْفِیْ نُفُوْسَ مَعَارِفِ دَیُوْنِہٖ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عشقِ قرآن کی اہمیت کو یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اُس پیارے کا منہ دیکھ سکیں"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۳)

نیز فرمایا:۔

"میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱)

؎ ہے قرآں میں ایک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشقِ دلبر

پس قرآن کریم سے عشق کی اصل بنیاد خدا تعالیٰ کی محبت پر ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرآن کریم سے عشق جہاں آپ کی محبتِ الٰہی کا ثبوت ہے وہاں آپ کی صداقت کی بیّن دلیل ہے کیونکہ جھوٹا شخص مقربِ الٰہی نہیں ہو سکتا۔ مختلف پہلوؤں کے اعتبار سے یہ مضمون ایک جھلک ہے حضرت مسیح موعودؑ کے عشقِ قرآن کی جس کا دعویٰ آپ یوں فرماتے ہیں ؎

عاشقِ فرقان و پیغمبر ایم
بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

یعنی ہم قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں میں سے ہیں۔ اسی پر ہم آئے اور اسی حالت میں گزر جائیں گے۔

## ۱۔ مقامِ قرآن حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں

محبوب کا محب کی نظر میں خاص رتبہ اور مقام ہوتا ہے۔ قرآن کریم کے سچے عاشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ تھا کہ جس طرح خدا تعالیٰ اپنی صفات اور قدرتوں میں یگانہ و منفرد ہے۔ ایسے قرآن شریف دلائل و براہین، محاسن و کمالات اور فیوض و برکات میں یگانہ و یکتا کلام ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"یقیناً قرآن اپنی صفات کے کمال اور الٰہیات کے معارف اور طریقِ تسلی بٹھانے میں منفرد ہے"

(نور الحق حصہ اول صفحہ ۱۳۸ عربی سے ترجمہ)

نیز فرمایا:۔

"قرآن کریم وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات، اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر کر دیا ہے...... اور اپنا بے مثل اور بے مانند ہونا تمام مخلوقات پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز سے ھَلْ مِنْ مُعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۵ تا ۵۵۶ حاشیہ در حاشیہ)

سچ ہے ؎

نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلامِ پاکِ یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

## ۲۔ قرآن کریم کا ادب و احترام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ"

(حج)

اور یوں بھی کہتے ہیں:۔ شعر

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

بلاشبہ یہ ایک فطری امر ہے کہ جس سے محبت و الفت ہو دل میں اس کا ادب و احترام اور خاص عزت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی قرآن کریم کی ذرا سی بے حرمتی گوارا نہ تھی بلکہ قرآن آپ کو اولاد سے بھی پیارا تھا۔ اس غیرت کے اظہار کا ایک واقعہ سنئے:۔

"ایک دفعہ آپ کے صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب جو چھوٹے تھے اور آپ کو نہایت پیارے تھے کمسنی اور نادانی کے باعث قرآن کریم کی بے ادبی ہو گئی۔ اگرچہ آپ بچوں کو مارنے کے سخت مخالف تھے لیکن حرارتِ دینی سے بے اختیار ہو کر ان کے منہ پر آپ نے ایسا طمانچہ مارا کہ ان کا چہرہ سُرخ ہو گیا اور فرمایا کہ "اس کو میرے سامنے سے ہٹا لو ابھی سے یہ حال ہے تو آگے چل کر کیا ہو گا"

(مجدد اعظم حصہ دوم صفحہ ۱۳۸۱، ۱۳۸۲)

اپنی جماعت کو قرآن کریم کی عزت و احترام کرنے کی تلقین یوں فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

اور محبت و ادب کا اظہار یوں فرماتے ہیں: ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

تَرَی صُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ خَیْرِ صُوْرَةٍ
تَجَلّٰی مِنْ بَصِیْرٍ بِالتَّدَبُّرِ مَنْظَرٌ

یعنی خدا کی صورت اس کی صورتوں میں مستور ہے پس کیا کوئی دیکھنے والا ہے جو تدبر سے دیکھے

## ۳۔ قرآن کریم کا کثرت سے مطالعہ

حدیث رسولؐ ہے:۔

"مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَهٗ"

یعنی جسے کسی چیز سے محبت ہو وہ اُس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنے محبوب کے اس پیارے نامہ کے مطالعہ میں مستغرق رہتے۔ قرآن کریم کی تلاوت آپ کا ورد اور وظیفہ تھا۔ یہی زندگی کا سہارا تھا جس کے بغیر ایک لحظہ نہ گزارتے۔ چنانچہ خان بہادر سلطان احمد خان بیان کرتے ہیں کہ

"حضور کے پاس ایک قرآن مجید تھا اس کو پڑھتے رہتے اور اس پر نشان کرتے جاتے تھے میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہو"

(حیات النبی صفحہ ۱۰۸)

ایک مرتبہ آپ کے والد نے آپ کے ایک خادم مرزا اسمٰعیل کو بلا کر پوچھا:۔

"سُنا تیرا مرزا کیا کرتا ہے؟"

اس نے عرض کی "قرآن دیکھتے رہتے ہیں"۔ اس پر وہ فرمانے لگے کہ "کبھی دم بھی لیتا ہے" یعنی وقفہ بھی کرتا ہے یا پڑھے ہی جاتا ہے۔

دوسروں کو قرآن پڑھنے کی تاکید فرماتے کوئی مرید بچہ بھی حاضر ہوتا تو پوچھتے "قرآن شریف پڑھا ہے؟"

(مجدد اعظم صفحہ ۱۳۸۱، ۱۳۸۲)

قرآن کریم پر غور و تدبر آپ کی عادتِ ثانیہ بن چکا تھا۔ معارفِ قرآن سیکھنے کے لئے تنہائی میں دُعا فرماتے:۔

"یا اللہ یہ تیرا کلام ہے مجھے تو تُو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں"

قرآن کریم پر فکر و تدبر کا یہ حال تھا کہ ایک دفعہ آپ قادیان سے بٹالہ گاڑی میں سفر کر رہے تھے آپ نے قادیان سے نکلتے ہی قرآن شریف کھول کر سامنے رکھ لیا اور بٹالہ پہنچنے تک جس میں بیل گاڑی کے ذریعہ کم و بیش پانچ گھنٹے لگے ہوں گے آپ نے قرآن شریف کا ورق نہیں اُلٹا اور سورہ فاتحہ کی سات آیتوں کے مطالعہ میں پانچ گھنٹے خرچ کر دیئے"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب قرآن کریم کی تفسیر ہیں اور خصوصاً تفسیر سورہ فاتحہ جو چھپ چکی ہے جہاں آپ کے گہرے غور و تدبر کی غماز ہے وہاں قرآن کریم سے آپ کے عشق کو بھی ظاہر کرتی ہے۔

## ۴۔ اتباعِ قرآن

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ... الخ

(آل عمران)

یعنی محبتِ الٰہی کے لئے اتباعِ رسول ضروری ہے۔ اور رسول اللہؐ کے متعلق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔

"کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ"

یعنی آپؐ کے اخلاق و اعمال قرآن تھے۔ بالفاظ دیگر آپ چلتے پھرتے قرآن تھے تو خدا کی محبت کے لئے اتباعِ قرآن (جو اتباعِ رسول سے مستلزم ہے) بھی ضروری ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ...... جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۶)

59 59
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس محبوب کلام کی پیروی اور اس کے رنگ میں رنگین ہونے کی خواہش آپ کے عشقِ قرآن پر دال ہے۔ اتباعِ قرآن کے ثمرات کا تذکرہ یوں فرماتے ہیں:۔

"ہمارا تجربہ اور مشاہدہ اس بات کا گواہ ہے۔ قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشان دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا ہے کہ وہ ایسی تلوار سے بھی نہیں ٹوٹ سکتے جو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے۔"
(چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۳)

آپ محبتِ قرآن میں اس درجہ فنا ہو گئے تھے کہ قرآن کریم سے دوری یا نافرمانی کو کفر سے تعبیر فرماتے تھے۔ فرمایا:۔

یک قدم دوری ازاں روشن کتاب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

غرضیکہ آپ کی محبتِ قرآن زبان و قلم سے ہی نہیں دل اور عمل سے بھی عیاں تھی۔ تقویٰ کی باریک راہوں کو اختیار کرتے ہوئے چھوٹے سے چھوٹے حکمِ قرآن کی تعمیل فرض سمجھتے، مثال کے طور پر سچ بولنے کے قرآنی حکم پر ہمیشہ عمل کیا اور مقدمات میں جب وکیل نے غلط بیانی کا مشورہ دیا تو اُسے سختی سے رد کر دیا اور حق و صداقت کو نہ چھوڑا خواہ نقصان ہی اٹھانا پڑا۔ غرضیکہ آپ کی زندگی مجسّم قرآن تھی کہ متبعِ قرآن جو مراتب و کمالات حاصل کرتا ہے وہ تمام مدارج آپ نے بدرجہ اتم عشقِ قرآن میں ڈوب کر پائے۔

## ۵۔ عشقِ قرآن کے عملی نمونے

آپ جس زمانہ میں تشریف لائے وہ
"لَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ"

"لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ"

کا مصداق تھا۔ یعنی قرآن پر عمل باقی نہیں رہا۔ وہ مہجور ہو کر طاقِ نسیاں کی زینت بن چکا تھا۔ صد آفرین اس عاشقِ قرآن پر جس نے قرآن کو اس کی کھوئی ہوئی عظمت دلوائی۔ اس کے مقام اور مرتبہ کو قائم کیا۔ آپ نے مخالفین کے سامنے عظمتِ قرآن اور اس کی صداقت کے دلائل پیش فرمائے تو دوسری طرف موافقین کو علوم و معارفِ قرآنی کے خزانے لٹائے۔ عشقِ قرآن میں مست ہو کر اس کی خدمت کی۔ ساری عمر تصنیف و تالیف میں گزری اور یہ تمام تصانیف قرآن کریم کی تفاسیر ہیں۔ پہلی معرکۃ الآراء تصنیف کا نام ہی "براہین الاحمدیہ علی حقیقۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ" تھا۔

قرآن کریم کو علم و حکمت کی کتاب ثابت کیا اور تمام دینی و دنیوی مشکلات کا حل قرآن کریم سے پیش فرمایا۔ جہاد بالسیف کی بجائے جہاد بالقرآن کو رواج دیا۔ قرآن کریم کو ناسخ و منسوخ سے مبرا ثابت فرمایا اور ایسی آیات کا حل پیش کر کے قرآن کریم کو ایک کامل کتاب کے طور پر پیش فرمایا۔

قرآن کریم کے محاسن سے غیروں کو آگاہ کرنے کے لئے مناظرے کئے۔ تبلیغ کی اور غیر زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی بنیاد رکھی۔

غرضیکہ قرآن کریم کی عظمت کو اپنے پرائے سب کے دلوں میں بٹھا دیا۔ عشقِ قرآن میں مست ہو کر فرماتے ہیں:۔

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے نظیر خدمتِ قرآن بے مثال عشقِ قرآن کا ہی نتیجہ تھی۔

## ۶۔ جوشِ عشق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوشِ عشق کا اندازہ آپ کی تحریروں سے ہوتا ہے جو عشقِ قرآن میں ڈوب کر لکھی گئی ہیں۔ نظم و نثر میں آپ نے قرآن کریم کی تعریف و توصیف اور اس کی خوبیاں بیان کر کے اپنے عشق کا اظہار فرمایا ہے۔ آپ کے قلبِ اطہر کی یہ آوازیں۔ قرآن سے عشق و محبت کے یہ روح افزا نغمے سن کر احساس ہوتا ہے کہ اس میدان میں بھی آپ کا کوئی مدِّمقابل نہ تھا۔

پہلے صوفیاء و شعراء اور عاشقانِ رسول خدا اور رسول سے اظہارِ تعشق کرتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے نہ صرف قرآن سے اظہارِ تعشق کیا بلکہ اس میدان میں بازی لے گئے۔ اور قرآن کی ایسی تعریف کی کہ آج تک کسی نے ایسی تعریف نہ کی تھی اور بقول ڈاکٹر اقبال:۔

"یہ خصوصیت حضرت مرزا صاحب کی ایسی ہے جو تمام تاریخِ اسلام میں الگ نمایاں نظر آتی ہے۔ اور اس امتِ مرحومہ کے کسی اور فرد میں نظر نہیں آتی۔"
(بحوالہ مجددِ اعظم صفحہ ۱۲۸۳)

اس عاشقِ قرآن نے حقِ عشق ادا کر دیا اور اپنے معشوق "قرآن مجید" کا مقدس، صاف اور نکھرا ہوا چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نثر اور منظوم کلام میں اردو، عربی اور فارسی زبان میں عشقِ قرآن کا اظہار کیا ہے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔

آپ نے قرآن کریم کی بیس خاص خوبیاں فرمائیں۔ قرآن کے بے مثل ہونے اور اس کی فصاحت و بلاغت اور تاثیرات روحانیہ کی وضاحت فرمائی۔ آپ اپنی محبتِ قرآن کا ذکر یوں فرماتے ہیں:۔

"اور میں نے اپنے دل کو قرآن کریم اور اس کے دقائق، معارف اور نکات کی طرف مائل پایا تھا اور اس کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی ہے...... اور خدا کی قسم وہ ایک لاثانی موتی ہے۔ اس کا ظاہر بھی نور ہے اور باطن بھی"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۵ عربی کا ترجمہ)

"قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس میں ہر قسم کی سچائی اور حُسن جمع ہے۔"
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۱)

"قرآن شریف کی خوبیاں اور اس کے کمالات اس کا حسن اپنے اندر ایک ایسی کشش اور جذبہ رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اس کی طرف چلے آئیں۔"
(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۱ء)

"قرآن کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ ہر شان سے بلند ہے۔"
(عربی سے ترجمہ خطبہ الہامیہ صفحہ ۵۹)

فرماتے ہیں:۔

میلم نماند باکسے محبوبِ من توئی بس
زیرا کہ زاں فغاں رس نورت بما رسیدہ

مجھے کسی سے تعلق نہ رہا اب تو ہی میرا معشوق کافی ہے۔ کیونکہ اس خدائے فریاد رس کی طرف سے تیرا نور ہمیں پہنچا ہے۔

از کتابِ حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست

وہ سچی کتاب جس کا نام قرآن ہے ہماری شرابِ معرفت اسی کے جام سے ہے۔

جانم کباب شد ز غم ایں کتابِ پاک
چنداں کہ سوختم کہ خود امید جاں نماند

اس کتاب کے غم میں میری جان کباب ہو گئی اور میں اس قدر جل گیا ہوں کہ کوئی امید نہیں۔

صد بار رقص ہا کنم از خرمی اگر
بینم کہ حسنِ دلکشِ فرقاں نہاں نماند

میں خوشی کے مارے سینکڑوں بار رقص کروں اگر دیکھ لوں کہ قرآن کا دلکش جمال پوشیدہ نہیں رہا۔

اے کانِ دلربائی دانم کہ از کجائی
تو نورِ آں خدائی کیں خلق آفریدہ

اے حسن کی کان میں جانتا ہوں کہ تو کس سے تعلق رکھتی ہے۔ تو تو اس خدا کا نور ہے جس نے یہ مخلوقات پیدا کی ہے۔

ہمہ خوباں عالم را بہ زیورہا بیارائند
تو سیمیں تن چناں خوبی کہ زیورہا بیارائی

غرضیکہ آپ کا کلام عشقِ قرآن سے بھرا پڑا ہے۔

دامانِ نگہ تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار

حق یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ صرف عاشقِ قرآن بلکہ بے مثال عاشقِ قرآن تھے۔

خدا تعالیٰ ہمیں ایسا عشق و محبتِ قرآن سے نصیب کرے اور اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔
وما توفیقی الا باللہ

## "ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر"

ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر ۞ کہ بناتا ہے عاشقِ دلبر
جس کا ہے نام قادرِ اکبر ۞ اس کی ہستی کی دیوے ہے پختہ خبر
کوئے دلبر میں کھینچ لاتا ہے ۞ پھر تو کیا کیا نشاں دکھاتا ہے
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے ۞ سینہ کو خوب صاف کرتا ہے
اس کے اوصاف کیا کروں میں بیاں ۞ وہ تو دیتا ہے جاں کو اور اک جاں
وہ ہمیں دلستاں تلک لایا ۞ اس کے پانے سے یار کو پایا
بحرِ حکمت ہے وہ کلام تمام ۞ عشقِ حق کا پلا رہا ہے جام
بات جب اس کی یاد آتی ہے ۞ یاد سے ساری خلق جاتی ہے
سینہ میں نقشِ حق جماتی ہے ۞ دل سے غیرِ خدا ہٹاتی ہے
دردمندوں کی ہے دوا وہی ایک ۞ ہے خدا سے خدا نما وہی ایک
ہم نے پایا خدا ہدیٰ وہی ایک ۞ ہم نے دیکھا ہے دلرُبا وہی ایک

(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول (بقیہ ۱۱)

سوا کوئی اور چیز ہو اسی طرح ہر دیکھنے والے کو نظر آتا تھا کہ آپ کے جسم اور روح کا ہر ذرہ عشقِ الٰہی اور عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایسا بھرپور ہے کہ اس میں کسی اور چیز کی گنجائش نہیں"۔

اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ اس بارے میں ان الفاظ میں اظہار فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ بات کہی تھی کہ کانَ خُلُقُہُ القُرآن" تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت اس طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ کانَ خُلُقُہُ حُبَّ محمدٍ واتّباعَہٗ علیہ الصلوٰۃ والسلام"

(۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے غیر معمولی عشق و فنا فی الرسول ہونے کے باعث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مخالفین اسلام کی بے باکی اور گستاخی سے آپ کو انتہائی دکھ ہوتا اس کا اندازہ آپ کی مندرجہ ذیل تحریر سے ہوتا ہے:۔

"مَا اٰذٰی قَلْبِیْ شَیْءٌ کَاسْتِہْزَاءِہِمْ فِیْ شَانِ الْمُصْطَفٰی وَجَرْحِہِمْ فِیْ عِرْضِ خَیْرِ الْوَرٰی وَاللّٰہِ لَوْ قُتِلَتْ جَمِیْعُ صِبْیَانِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاَحْفَادِیْ بِاَعْیُنِیْ۔ وَقُطِّعَتْ اَیْدِیْ وَاَرْجُلِیْ وَاُخْرِجَتِ الْحَدَقَۃُ مِنْ عَیْنِیْ وَاُبْعِدْتُ مِنْ کُلِّ مُرَادِیْ وَاَوْنِیْ وَاَرْنِیْ مَا کَانَ عَلَیَّ اَشَقَّ مِنْ ذٰلِکَ"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۵)

کہ میرے دل کو کسی امر سے وہ تکلیف نہیں پہنچتی جو محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے استہزاء اور آپ کی عزت پر حملوں سے پہنچتی ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے تمام بیٹے اور اولاد در اولاد میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دی جائے اور میرے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جائیں۔ اور میری آنکھیں نکال دی جائیں اور مجھے میرے مقاصد سے محروم کر دیا جائے تو مجھے یہ تکلیف اس تکلیف سے زیادہ معلوم نہ ہو جو حضور کی شان میں ان کی بدزبانی سے ہوتی ہے۔

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے"

(پیغام صلح صفحہ ۲۱)

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنحضرت کے لئے غیرت اور آپ کے عشق رسول کی بابت بیان فرمایا کہ:۔

"والد صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور آنکھیں متغیر ہو جاتی تھیں اور آپ فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔۔۔۔ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) سے تو بس والد صاحب کو عشق تھا۔ ایسا عشق میں نے کبھی کسی شخص میں نہیں دیکھا"

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲)

اللّٰہم صل علیٰ محمد و آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید


ہر قسم کے ریشمی و سوتی کپڑے مثلاً فلیٹ کریپ وِلی شفون، سوئیٹ کریپ پرنٹ اجالوس پرنٹ بہترین کے فی ٹرسل کریپ وغیرہ اقسام کے دیدہ زیب

**ملبوسات کا بہترین مرکز**

**مومن کلاتھ ہاؤس**

گولبازار ربوہ۔ فون ۱۱۵

**قاعدہ یسرنا القرآن** مصنفہ پیر منظور محمد صاحب

اس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدہ کے ذریعہ بچے نہایت آسانی سے جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں۔ ہدیہ:۔ قاعدہ کلاں ایک روپیہ پچاس پیسے ۵۰/ قاعدہ خورد پچاس پیسے

ملنے کا پتہ:۔ **مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ**

**سرزمین قادیان کا اولین دواخانہ**

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی طبی ضرورت بااحسن پوری کر رہا ہے

دوائی خاص — زمانہ امراض کا واحد علاج — دس روپے

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا علاج کیا جاتا ہے — زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے۔

زرد جام عشق — طاقت کی لاثانی دوا — ساٹھ گولی پچیس روپے

حب مفید النساء — عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا — ایک ماہ خوراک دس روپے

قدیمی ۔ اولین ۔ شہرۂ آفاق — حب اٹھرا (رجسٹرڈ) — مکمل کورس بیس روپے

اولاد نرینہ — مجرب دوا — فی کورس پچیس روپے ۲۵

حب مسالی — سوکھے کی مجرب دوا — فی شیشی پانچ روپے

**ہمارا اصول**

• صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دوا سازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ

اور

اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں

تریاق خاص — نوجوانوں کی صحت کا نگہبان — دس روپے

شہزین — خرابی جگر، کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا۔ دس روپے

معجون الصحت — تلی، کھانسی، خرابی جگر اور یرقان کا علاج بہ سہولت ... روپے

تسہیل ولادت — پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا — پانچ روپے

مقوی دماغ گولیاں — ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون۔ فی شیشی دس روپے

مقوی دانت منجن — دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کے لئے فی شیشی دو روپیہ

**حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ** فون ۴۲۷۸

بالمقابل ایوان محمود ربوہ فون ۲۳ — ٹنڈو محمد خان

**گائے * بھینس * بھیڑ * بکری**

اور دیگر جانوروں کا چارہ "شفائے الچارہ" کے استعمال سے منٹوں میں غائب۔ رسالہ علاج حیوانات مفت۔ قیمت ۵/- روپے درجن ۶/- دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ معاف

شاہ ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

**سائیکل ٹرائیسکل زنجیر گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں** ملنے کا پتہ **محبوب عالم اینڈ سنز ایجنٹس سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور**

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

**کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ**

تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ زکام
مردوں اور عورتوں کی خاص امراض

**مطب** ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ فون ۵۳۴



ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

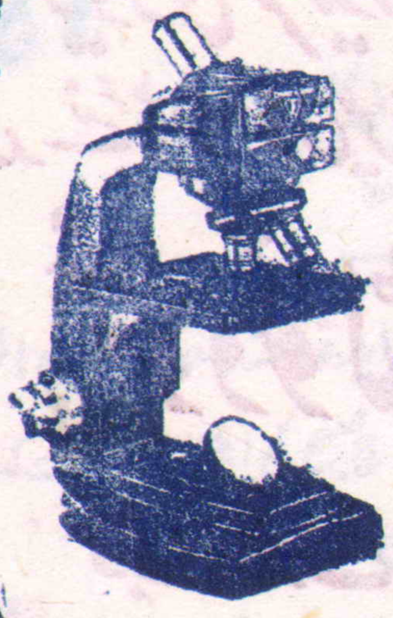

**الائیڈ سائنٹیفک سٹور** فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!


Digitized by Khilafat Library Rabwah


## لاجواب ٹانک

ہر قسم کی اعصابی دماغی اور بدنی کمزوریاں وغیرہ کمزوری جگر معدہ پیٹ کی ریحیں دائمی قبض تبخیر معدہ مراق بواسیر بادی لیکوریا درد کمر، شانوں کے درمیان ہلکا ہلکا درد تھکاوٹ، کمزوری نظر دائمی نزلہ زکام رعشہ فالج پٹھے چڑھ جانا بدن میں درد دینا پرانا جریان احتلام سرعت وغیرہ۔ دودھ لسی مکھن وغیرہ کا ہضم نہ ہونا یا بلغم پیدا کرنا بڑھاپا کے جملہ عوارضات۔ عورتوں اور مردوں میں یکساں مفید۔ ۳/-

ایم بشارت مینجر قاضی دواخانہ رجسٹرڈ
چک چھٹہ (حافظ آباد) گوجرانوالہ



## ہر قسم کی عمارتی لکڑی

**پاک ٹمبرز**

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ، راوی روڈ۔ لاہور
کو
ہمیشہ یاد رکھیں۔ فون نمبر ۶۲۶۱۸



## شانتی کیپسول

میں ایسے قیمتی اجزاء شامل ہیں جو بیک وقت دل و دماغ جگر، معدہ، اعصاب اور رحم کو طاقت دیتے ہیں۔ شانتی کیپسول خون صاف کرتے اور نیا خون پیدا کر کے رنگت نکھارتے ہیں۔ شانتی کیپسول دماغی کام کرنے والی لڑکیوں کے لیے بہترین مقوی دوا ہے بیقاعدگی، سیلان، اٹھرا اور عام جسمانی کمزوری کے لیے مفید ہیں۔ دوران حمل شانتی کے استعمال سے بفضل تعالیٰ ماں اور بچہ کی صحت قائم رہتی ہے۔

قیمت ۳۰ کیپسول ۱۲/۵۰
۶۰ کیپسول ۲۲/- سو کیپسول ۲۶/-

**المنار دواخانہ ربوہ**



لیڈیز پارچیات خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان

## "الفردوس" کلاتھ مرچنٹ کو یاد رکھیں

ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں ہر قسم کی "کشمیری شالیں سٹولز اور مردانہ دھسے" کا تازہ سٹاک موجود ہے۔ علاوہ ازیں فلیٹ کریپ، پرنٹ شمامہ، ساٹن کریپ نیز ریڈی میڈ عوامی سوٹ زنانہ و مردانہ ہر قسم۔ کامدار و پرنٹ قمیضیں اور سوٹ لٹھے کی شلواریں اور پاجامے ململ کی اوڑھنیاں میں موجود ہیں۔ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں۔

"الفردوس" کلاتھ مرچنٹ ۸۵۔ انارکلی لاہور



## خارش توڑ مرہم

خارش۔ دھدر۔ چنبل۔ اگزیما کا کامیاب علاج۔

نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ
ربوہ



ھوالشافی

## مٹی کھانیکی عادت

بچوں میں عام پائی جاتی ہے۔ بے بی ٹانک BABYTONIC کے استعمال سے بہت جلد دور ہو جاتی ہے نیز کیلشیم وغیرہ کی کمی دور ہو کر بچے کی عام صحت بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ قیمت ۳/-

سٹاکسٹس: حکیم محمد عاشق چوک تیم خانہ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷



## کاغذ ــــ اور ــــ گتہ

بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

**پیپر کارنر گنپت روڈ۔ لاہور**

فون نمبرز ۶۴۵۲۳ / ۵۳۱۱۲ پر تشریف لائیں
ملک عبداللطیف ستکوہی ، ملک محمد حنیف
فون نمبر ۶۲۵۱۶ فون نمبر ۶۲۵۱۸



## پرانی اور "لاعلاج" امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج

جناب حکیم عطاء اللہ صاحب ڈرگ کالونی کوارٹر ۵۵۹ کراچی ۲۹ لکھتے ہیں "اہلیہ صاحبہ بابو فقیر علی صاحب ایک مدت سے بعارضہ دمہ بیمار تھیں استھما کیور (ASTHMA CURE) استعمال کرانے سے بفضل خدا کلی شفا ہو گئی ہے۔ واقعی اس کے استعمال کے نتائج حیرت انگیز تسلی بخش ہیں۔" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور (لٹریچر و نمونہ مفت) طلب کریں۔ فی کیور مکمل کورس ۱۰/-

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷



## لاہور میں

اپنی جملہ یونانی طبی ضروریات مثلاً ہر قسم کی معجونیں۔ خمیرے۔ اطریفل۔ عرق۔ شربت مکمل اجزاء سے تیار کردہ نیز خالص شہد اور خالص بادام روغن اور یونانی نسخہ جات۔ نصف صدی قدیم دواخانہ حکیم محمد جمیل رجسٹرڈ پریکٹیشنر

**احمدی دواخانہ**
۲۴ نیو روڈ مصری شاہ۔ لاہور



ہر قسم کا اسلامی لٹریچر منگوانے کے لئے

**الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ**

کو یاد رکھیں



**شفائے اپھارہ** جانوروں کے اپھارہ کیلئے
فی پیکٹ ۵۰/- درجن ۶/-
تیار کردہ: شاد ہومیو پیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

صحت کی من
ضامن شہرۂ آفاق
اردو کا مرکز
رجسٹرڈ
دواخانہ
خدمتِ خلق ربوہ

خالص
سونے چاندی کے زیورات
جدید ڈیزائنوں میں بنوانے
اور
خرید و فروخت کے لئے
نیز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں
دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کا اعلیٰ مرکز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالسلام، عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری۔ گول بازار۔ ربوہ
فون نمبر ۵۵۰

زیور کی خرید و فروخت
اور نئے ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے
محمود گولڈ سمتھ
گولبازار
ربوہ۔ فون نمبر ۶۸۱
پر تشریف لائیں

تازہ اور خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے
کیلئے
نذیر ٹی سٹال
مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لاویں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربڑ ہوائی چپل اور پلاسٹک شوز کے
تیار کنندگان
ماڈرن انڈسٹریز
سی ۱۰۰ چھوٹی صنعتوں کی بستی۔ گوجرانوالہ

میموریل فوٹو سروس
کی طرف سے
سابقہ روایات کے پیش نظر امسال بھی آپ کی اپنی دکان کی چھٹی سالگرہ کے موقع پر ۱۵ مارچ سے ۳۱ مارچ تک خاص رعایت دی جائے گی۔ کرم فرما حضرات اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔
(طالب علموں کے لئے خاص رعایت)
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

دانتوں کی کامیاب علاج گاہ
مانسخورہ۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا۔ چائے یا پانی کا گرم سرد لگنا۔ اور درد دانت کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔
نیز
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں!
شریف ڈینٹل کلینک
آف چنیوٹ
نزد مسجد اقصیٰ۔ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳

سائکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں
ملنے کا پتہ
محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور

ھوالشافی
بواسیر PILES.
کی کامیاب دوا
پائلز کیور PILES CURE
استعمال کیجئے اور مستقل آرام پائیے۔
قیمت مکمل کورس ۱۰/- نمونہ کی خوراک مفت۔
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
تقسیم کنندگان
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۹۰۶

NOOR-E-BASAR
OKK
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے لاجواب تحفہ
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت بیعت نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)